



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before
taking it out. You will be res-
ponsible for damage to the book
discovered while returning it.

—

REC. NO.

Late Fine Ordinary books 25 Paise per day. Text Book

Re. 1/- per day. Over Night book Re. 1/- per day.

[illegible]

والله اعلم

RARY

11A

Before
a new
Cook
of

قومی آواز

ہفتہ وار

915

THE

QAUMI AWAZ

ILLUSTRATED URDU WEEKLY BOMBAY

پہلی یوم یکشنبہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۲ ذی الحجہ ۱۳۶۷ سنہ ھ



مسٹر بی۔ جی۔ ہارلمین اڈر صحافی۔ حری سچائی
دائر ہندوستانی اور سچا قوم پرور جسکا سارا ہندوستان
سوگ منا رہا ہے

قیمت
۳ آنہ

ہفت وار ہمارا ہندوستان (گدائی) کا اقتدار پر اذیت قہر پرورد مسلم رشتہاں حب وطن سیتھ حسین بھائی لاجی صاحب کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے



Access Number
124334
Date 25.7.72

سیٹھ حسین بھائی لاجی صاحب
قلم نمبر 124334
شمارہ 25.7.72

SV02



سیٹھ حسین بھائی لاجی صاحب کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے

سیٹھ حسین بھائی لاجی صاحب
قلم نمبر 124334
شمارہ 25.7.72

قومی آواز ہفت روزہ

جلد ۲ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۷ نمبر ۱۲

مسلمانوں کی فلاح کا راستہ مسلمان کانگریس میں آئیں

ہندوستان کی تقسیم کے بعد جو برس نتائج ملتے آئے ہیں ان سے فرقہ پرست مسلمانوں کی آنکھیں کھلی گئی ہیں اس لیے مسلمانوں کی فلاح کا راستہ اگر کوئی ہے تو یہ کہ وہ کانگریس میں شریک ہوں۔ مسلمانوں کی تعداد اس وقت ہندوستان میں تقریباً پانچ کروڑ ہے اور یہ وہ اہم اور ناقابل فرسٹ آفٹیت ہے جو خطرناک انداز کے تحت قابل نہیں اور مجھے کہنے دیجئے اس کے ساتھ میں بیلنس آف پاور ہے جو ملک کی حریت بنانے اور بیکار کرنے میں اہم پارٹ ادا کر سکتی ہے۔

مسلم لیگ کی اعتقاد اور حرکت نہ فرقہ پرستی بلکہ ملک کی تقسیم ہوا اور اس وقت ملک کی سب سے بڑی اکثریت دہندہ میں جو دو دنیا کا گروپوں میں منقسم ہیں۔ ان دونوں گروپوں میں پٹہ سجاری ہو سکتا ہے اس کو یہ کام جس سے ساتھ مسلمان ہیں۔

ہمارا مذہبی کی شہادت سے پہلے راشٹریہ سیکولر سیم سنگھ ہندوں میں مسلم لیگ کی فرقہ پرستی کی نفی کر رہی تھی لیکن گمانہ بھی تھا کہ شہادت کے بعد ملک میں فرقہ پرستی کے خلاف جو ہو چکا ہے اس کی نفی میں مہاسیا اور سنگھ کی ہرگز نفی میں فرقہ پرستی ہے اس نے کانگریس اپنا کام ادا کیا اور اقتدار حاصل کر رہی ہے اور فرقہ پرست جماعتیں مہاسیا اگالی۔ مسلم لیگ سیکولر سنگھ اپنی فرقہ پرستی کی بدولت اپنی ہرگز نفی کو کھو رہا ہے۔

مسلمانوں پر اس وقت اکثریت کی دہشت لاری ہے غیر فرقہ دارانہ جماعتوں کی چونٹ سوشل کانگریس سے ایک جماعت کی دلی خواہش یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اپنے میں جذب کر لے گی زیادہ سے زیادہ خوشی کرے۔

لیڈرزم اسلام بنیاد کا اصولوں سے کھلتا ہے اور ہندوستان میں کیونٹوں نے جو سرکات شروع کی ہیں اس سے مسلمانوں کے دلوں میں اس جماعت کیے کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس کی آنکھیں ماسکو کی طرف تکی رہتی ہیں وہ کیونٹوں کی ہر آزاد کو دھکیل دھکے دہندہ ہندوستان کے حالات کا عدم ملاحظہ کے باوجود ہندوستان پر لاگو کرنا چاہتے ہیں اس کے کیونٹوں پاؤں میں مسلمانوں کی شرکت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

سوشلسٹ پارٹی مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے لیکن وہ کانگریس سے علیحدہ ہو کر اپنی اہمیت کو نقصان پہنچا رہی ہے جماعت جو برسرِ اقتدار ہے اور جو بہت بڑی اکثریت میں ہے وہ کانگریس سے ہرگز نہیں الگ ہو سکتی فرقہ پرست ہندوستان میں جو گھمے ہیں لیکن کانگریس کا مول اس کا کانگریس کی بنیاد تھا اور کانگریس سہارنپور کا قلعی غیر فرقہ دارانہ ہے اور کانگریس وہ جماعت ہے جو ہندوستان میں سالہ سالہ سرفروشانہ عدم جدوجہد کے بعد ملک کو آزاد کر رہا ہے اس لیے مسلمانوں کے واسطے کانگریس میں شریک ہونا اور بھی ضروری ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے اور فرقہ پرست جماعتوں نے جو ظلم کیا ہے اس کی تلافی اگر ہو سکتی ہے تو کانگریس کے برسرِ اقتدار رہنے اور مسلمانوں کی اس میں شمولیت سے۔

سوشلسٹ اور کیونٹوں کی پارٹی اگر کانگریس کی حکومت سے کھٹکتے رہا ہوں تو کانگریس میں شرکت مسلمانوں کیے ضروری تھی لیکن اب جبکہ کانگریس کی حکومت میں دونوں جماعتوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں تو اس میں مسلمانوں کی شرکت کانگریس کو کھلا چیلنج اور ملک کی برسرِ اقتدار پارٹی سے عدالت مول لینا ہے۔ کیونکہ لوگ کیونٹوں اور سوشلسٹ کی طرف مسلمانوں کو ہارے ہیں ان کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ ملک میں مسلمان اپنے کانگریس سے لڑتے ہیں لیکن مسلم لیگ ان کو مذہب کے نام پر ہندو اکثریت سے علیحدہ کرنا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو ہندو اکثریت کا دشمن بنائے۔

پس ان حالات میں ہم مسلمانوں کو ان کے مفاد کیلئے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کسی حالت میں بھی کانگریس کے علاوہ کسی دوسری جماعت میں شریک نہ ہوں کہ کانگریس میں مسلمانوں کی شرکت سے مسلمانوں کا دین اور دنیا دونوں محفوظ ہیں کانگریس میں مسلمانوں کی شرکت سے ملک کے لئے والے انقلاب بھی مسلمان ایک اہم اور بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اگر کانگریس میں پانچ کروڑ مسلمان شریک ہو جاتے ہیں تو لازمی طور پر ہندوستان جو پہلے ہندوستان تھا مضبوط ہوتے ہیں اور ہندوستان جو اب ہندوستان ہے ہندوستان کی حکومت غیر ہندوستان کی حکومت بن جائے گا اور کانگریس کانگریس کے مسلمانوں کی پانچ اقسام کے ہیں جس نے انقلاب برپا کیا ہے۔

کالے ناگوں کی سنا جستم

کتنی عجیب بات ہے کہ جو حکومت فرقہ پرست کو جڑ سے کھینچنے کا مدعی ہوا اس کی حالت یہ ہے کہ وہ فرقہ پرستوں سے گرا رہی ہے اور ان کے سامنے شریک پیش کر رہی ہیں حالانکہ رائج پنج مہاتما یہ جو کہتے ہیں کہ فرقہ پرستی کو جڑ سے کھینچ کر پھینک دیا جائے اور ملک کو اس کوڑے سے نجات دلا دیا جائے لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ سنگھ کے گروہ میں آزاد ہیں اور جہان پر پابندیاں نہیں وہ بھی چٹا ڈھکی گئی ہیں۔

ہندوستان کے ہر حصہ میں یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ فرقہ پرستی کے یہ اثرات مقلد و غلامی کیلئے پھر آزاد کر دئے گئے جن کا مقصد وہی ہے کہ ہندوستان میں ہندو حکومت طاقت کے ذریعہ قائم کرنا ہے۔

اچیس امریس ہے کہ ہم حکومت کی اس گروہی پر سارکب و نہیں دے سکتے حکومت کا غیر فرقہ پرست رہش چنا ہوا تھا کہ مذہبی کی شہادت کے بعد کانگریس کیونٹی اور ہندوستان کی فرقہ پرستی کو تباہ کر دے لیکن افسوس اور تعجب کیسا ہے یہ دیکھنا ہمارے کہ ہندوستان میں فرقہ پرست جماعتوں کے ساتھ دھوکا نہیں کیا جا رہا ہے جس کے وہ اپنی بد حالی کیوجہ سے مستحق ہیں۔

وقت آ گیا ہے کہ حکومت اپنا کوتاہیوں کی تہ کیلئے اور جتنی جلد ہو پھر فرقہ پرست جماعتوں کو کھینچ کر رکھ دے تاکہ ملک کو سب سے بڑی لعنت سے آمن پسند باشندہوں کو نجات مل جائے۔

ہے اور اس وقت صداقت سنہید اعظم نے بھی لکھا ہے کہ اگر زیادہ اور کوئی کڑی سزا نہیں ہو سکتی کہ ان کے نام پر جو مجاہد مسلمانوں کی آزادی میں مافیہ پرستی ہندو پرواز کی اور سلطنت کے زکر سے ہوں۔

لیکے یہ ہم حکومت بمبئی اور کانگریس کی کسی کو مسلمانوں کی جہالت سے زیادہ ذمہ دار سمجھتے ہیں جو کہ سالہائے گزشتہ میں ہمارا اور ہمارے ان مجالس کے خدو بھیلو دیا جا چکا ہے اس کی تلافی نہیں کی جا سکتی لیکن یہ کہہ کر نہیں ہے کہ وہ خط کے نام پر فساد کی جھکا ریاں ان بندہ زرہ پرست انہما وقت ملاؤں کو اگلنے کی اجازت اس جس میں دجائے جبکہ بی بی کو اس اور اتحاد کی اندر فرقہ ہے۔

ہم حکومت بمبئی سے ملک مفاد اور امن و اتحاد کے لئے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ذمہ کے محرم کی مجالس کی رپورٹوں کو محاذ پر خانہ سے نکال کر اچھے سے ان کی جانچ پڑتال کرے۔ اور جو بروی اسلام کے نام پر بدنامی فرقہ پرستی فساد انگیزی کے محرم کا رنگ ثابت ہو اس کو غزوہ ایک کے تحت سب سے آگے سے روکا جائے اور اگر وہ آگے سے روکا نہ جائے تو اس کو فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ نیز جو شخص ان ان مفاد میں مجالس میں حکومت کے خلاف رسوا گلیں کھنکھالیس کے خلاف ہے اخلاقی بھیلو میں ہندو مسلم سوال پیدا کریں ان کو بمبئی ڈیفنس ایجنٹ کے ماتحت فوراً گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے۔ تاکہ یہ مجالس اسلام کے نام پر فساد

ادارہ قومی آواز اپنے ہندو دوستوں کو دیوالی کی دلی اور پرست مبارک دیش کرتا ہے!

نذر کر سکیں
ہندوستان کے کانگریس کمیٹی کے ذمہ دار افراد مشرک کل طالب محمد لیس لاری صاحب
حجاب سلیم صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان ایام میں پورے سب کو ملاؤں میں تقیم کر کے دلی خود صداقت دینا کے سب سے بڑے سہید راہ آزادی حضرت امام حسین علیہ السلام کی زندگی کے مفاد میں کارنامے بنانا کہنے کے لئے حق پرست ملی کھنکھالی حاصل کریں اور جیل کے سب سے ہراس بخوش

بمبئی کا محرم!
آئندہ ہفتہ سے سبھی میں محرم کا محرم شروع ہو جائے گا جس طرح مسلمانان بمبئی ان مقدس ایام میں مجالس کرتے رہے ہیں اور جس طرح حامل مری مسلمانان بمبئی سے کیوں وصل کر کے ہندوستان کے ہر حصے سے ملان آئے ہیں اس کا تصور بھی اسلام کے لئے باعث شگ ہے سالہ گزشتہ میں ان سالہ ایک مجلس کا مقصد ایک سالہ گزشتہ میں

۱۶-۱۷۔ وہاں کو اس میں نیش کا گڑ لیس
کی صلاحت کا نتیجہ نکالے پہنچا اگرچہ سوا
اعتبار سے ڈاکٹر شاہی سستیا رامہ بیت کے
لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ فتح فرنگ کے نیشاں
کا شکست سکے فتح ہے اور کانگریس اور
کانگریسی حکومتوں کی اور کانگریس کے اخلاقی
اصولوں کی اور کانگریس ہائی کورٹ کا اصول
شکست ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر
ڈاکٹر اجدر پریشاد کانگریس ہائی کورٹ
ڈاکٹر شاہی کو مسجد زندہ رہا ہوا ڈاکٹر
شاہی سستیا رامہ جاورو شے جے جے
کے ہوتے اور ہندوستان میں وہ حکومت

چندر لیکا

آپ تو یہ بڑے گھر سے دور ہیں اور میری
آپ کی ملاقات تو آج پہلی ہے۔

چندر لیکا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔
مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ بھی سماج کے ان
مختلف احوال کی پابند ہیں۔ چھپا کیجئے
دیوی۔ میں نے۔ کئی صورت بنا کر کہا۔
میں نہیں، ہمیں یہ بات نہیں اور صاحبہ
چندر لیکا نے سبوتا نہ بھیجی میں کہہ دیا۔
مطلب صرف یہ تھا کہ یہ بات آپ نے ان سے
کیوں نہ پوچھی؟

”تھیک فرمایا آپ نے“ میں نے
جواب دیا۔ اس کے درجہ بات میں اول تو
یہ کہ پہلی ملاقات میں یہ ایسی نشستیں ہو گئی ہیں
نے آپ سے جو فریٹ محسوس نہ کی اور یہ سہی
کہ سرگرمی کے یہ تھا کہ یہ بات آپ
ہی سے معلوم ہو گئی۔

”اے اے“ چندر لیکا نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

”یہ تو ایسے ہی کہتے ہیں کہ میں سے
اور اگر وہ یہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا
دیکھئے صاحبہ، باتیں مجھے اچھی نہیں معلوم
ہوتیں؟“

گرمی کچھ جواب دینے والا ہی تھا کہ
میں نے مقررہ دیا۔ ”دیکھئے صاحبہ یہ آپس
کے جھگڑے تو ہوتے ہی رہیں گے میری بات
کو گول نہ کیجئے اس کا جواب تو دیجئے۔
”اور صاحبہ“ بات تو کچھ ہے میں تہاؤں
کیا؟“

چندر لیکا نے کہا۔
میرا خیال حیران ہے کہ جب تک ملک
آزاد نہ ہو۔ تادم نہ ہو جانی چاہیے، آپ ہی
تلائے غلام ملک کے غلام لوگ، مجھے پیدا کرنے
کا کوئی حق نہیں رکھتے؟ یہ کہتے تھے اس
کا انھوں نے ایک خاص حکم پیدا ہو گیا
دور وہ خوش سے ہوئی۔ ”آپ تو غلام ہیں۔
اور اپنی طبیعت سے غلامی کا حوالہ اتارنے
میں آتے کہ مالک مہرے اب تھائے آپ
کو کہا جس ہے کہ آپ محسوس ہوں کو بلا سبب
غلامی میں مبتلا کریں؟“

میں چپ تھا اور میری پیشانی پر پسینہ
کے قطرے ٹپک رہے تھے۔
”لو بیٹا اور صاحبہ“

چندر لیکا نے اسی حیرت و خروش سے
سوال کیا۔ ”سب کو ان بچوں رکھیں میں
جیتے تو بچ گیا کرتی ہے کہ“ ملک آزاد ہوتے
شادی نہ کروں گی۔

باقی آئندہ ہفتہ رضا

کو ملاحظہ فرمائیے

”آپ سے ملکر بڑی خوشی ہوئی، سزاوار
چندر لیکا نے چارونڈے لپیٹے جوئے کہا۔

”میں چونک سا ہوا۔ چندر لیکا کو دیکھنے
میں اس قدر عورتا کوشت میں رہنے عورت
سے بالکل بے خبر سا ہو گیا تھا۔ عورت بڑی
واقعی اسم بائیں۔ مگر اس کے علاوہ عورت
عالی حوصلگی اور استقلال، ان کے جہرہ پر
نے دیکھا وہ شاید اس سے پہلے نہ دیکھا تھا۔
اور اگر شہید دیکھا تو محسوس کے ساتھ ان
جسم صیانت کا مگر تو کم از کم نیا فرید تھا۔

میری دس محبت پر چاند نے شرافت
آمینہ تہقیر کیا اور لہو در کیوں؟ میں نہ کہتا تھا
لیکن میں نے اسکا منہ لٹا سنی کرتے
برائے چندر لیکا کو جواب دیا۔ دیوی۔ جی تو
سب آپ کا کرپا ہے اور نہ ہم کہتے اس۔
الغرض کبھی وہ۔ اعلیٰ کل کی تو بات ہے
جب پیٹ کی خاطر اور چندر دو پہلے لکھو کے
ہلے ہم اپنے ضمیر پر رکھا مہر کے ساتھ
تھے۔“

یہ کوئی بات نہیں اور صاحبہ چندر
لکا نے چار کی پالی میری طرف ڈالنے جوئے
کہا۔ ”درمیں کا لہو لا اگر کام کو مقرر آجائے
تو اسے لہو لائیں گئے۔ اب تو آپ ملک کی
خدمت کر رہے ہیں اور وہ بھی کسی لالچ کے
”لا لالچ تو میری دیوی۔ میں نے کہا۔ ”کیا یہ
لالچ کم ہے کہ دلش آواز ہو گا۔ اور ساتھ
ہی ساتھ ہم بھی اپنے آپ کو آزاد کہنے کے
مستحق ہوں گے۔“

”یہ تو جو تو ضروری ہے مگر نالو جوئے
پر اتنا ہی نہیں ہے۔ اچھی لو لہو کو لہو نہیں
کہتے۔“

چندر لیکا نے کہا۔ ”لا لالچ وہی چیز کہلاتی
ہے جو بری ہو۔“

”مگر آپ اپنی تو کہیں۔ میں نے کہا۔
آپ نے تو نانا بڑا کام کیا کہ شہر گردیہ کو
قومی نواح کا اندیشہ بنا دیا۔ ایک وقت تو
وہ تھا کہ عدم تعاون اور جیل خانہ جی رہیں
مغربی کو خطرناک اور جانتا تھے تھے۔ اور
ایک وقت سے بے ! اللہ اکبر۔

”دوستے تو ان کے خیال کچھ ایسے تھے؟“
پر نامانے اب بھی دیکھ رہے تھے چندر لیکا
کہتے ہوئے کہا۔ ”پر نامانے کیلئے ان کیوں
کھانے سے ہی آیا ہے۔ شاید۔ میں تو اسے
پر نامانے کیلئے کہتے ہوں۔“

”یہ تو آپ کی اور بڑا فی ہے“ میں نے کہا
”مگر یہ آپ لوگوں نے اپنی شادی کون ملتی
کر رکھی ہے۔“

”اے اے۔ کہہ رہا تھا چندر لیکا“

ریڈیو ریسپورٹ

مصل کر افورڈ ملاکیٹ بیٹے

اننا بڑا شاندار ہوٹل آپ کو کہیں نہ ملے گا

ایک بار تشریف لا کر ہمارا انتظام

ملاحظہ فرمائیے

ہمارے پاس آپ کو

بہترین اور لذیذ قسم کے کھانے

ہر وقت تیار ملیں گے

گرانٹ روڈ کارنر ریسٹ بڑا شاندار

اسلامی ہوٹل

پلے ہاؤس گرانٹ روڈ ریسٹ بڑا شاندار

جہاں پر آپ کو ہر قسم کا بہترین اور

لذیذ کھانا تیار ملیگا

ایک بار تشریف لائیے اور ہمارا انتظام

ملاحظہ فرمائیے۔

کشمکش خیال

صاؤق القادری

گیا اپنے واسطے اُسے رسوا کریں گے ہم
اب اعتراف ترک تمنا کریں گے ہم
دل پر رہے گا اس کی محبت کا اختیار
ظاہر میں اس سے آنکھ پچا کریں گے ہم
ہوں تاکہ میری ذات سے کچھ بدگمانیاں
اوروں کو اس کے سامنے چھپ کر لینگے ہم
وہ تاکہ خود برتنے لگے رسم احتراز
خود کو رہیں ساعز و منیا کریں گے ہم
ہم ایں گے ہواؤں میں جب گیسوئے دراز
حسرت بھری نگاہ سے دیکھا کریں گے ہم
دانستہ وہ رویہ کریں گے ہم اختیار
اس کی نظر سے خود کو گرایا کریں گے ہم
لیکن ارادہ اپنا فقط اک خیال
دامن بجائیں اس سے یہ امر محال
پھر پوچھتے ہیں وہ جو نہ ہوگی تو کس طرح دن اپنی زندگی کے گذار لینگے ہم
جب جھوم کر اٹھیں گی گھٹائیں جو نواز کسی حسین زلفوں کے کھیل کر لینگے ہم
عجب کل نصیب قص کننا ہوگی چاہنی کسی حسین نغموں میں کھو کر لینگے ہم
کس سے رہیگی حسن و محبت کی چھٹی چھٹی روٹھے گا کون کس کو نہایا کریں گے ہم
تجھ نہ ہوگی پاس تو نہ بگڑ سکوت کس کے لب خموش کو گویا کریں گے ہم
بہتر ہے اس کو دقت کے ہاتھوں چھوڑ دیں
کیا کرنا چاہیے نہیں اور کیا کریں گے ہم

ردِ عمل

(اثر — شعیر بھری)

بھولوں نے زیادہ شوخی کی تو اپنا گریباں جاک کیا
مالی ہی کا دامن چیر دیا کانٹوں نے جہاں بلیا کیا

اے جرنج سنگر کس کی خطا تھی تو نے کسے غمناک کیا
بند آئی تھی ترے روتوں کو داماں بھر کھول جا کر کیا
ہنتی ہی رہیں کلیاں باہم بہنوں کو تیرے کانے اچھے
مرغان سحر کے نالوں نے نشیمن کو بہت ناک کیا
میں نے ہی سکھائی مسرت شکنی میری سفر میں زنی
میری ہی جھپری سے قاتل نے میرا ہی گلجہ جاک کیا
افس خزاں جو رہی ہوئی گلیوں کی نظر منور ہوئی
ہم نے تو جہنم گویا صدیوں کی مسموم ہوا کو پاک کیا

جب آتی ہو دھولیں مارتی ہے گلزار کے نازک پودوں کو
اے بادباغوں کی سہنی لے اور تجھے بیباک کیا
اے میرے جہنم پر گازل کس بات کا یہ ردِ عمل
پیلے تو بنا یا بھول تجھے ہر نذر خن خاشاک کیا
قمت میں نشین کی آخر بربادی ہو: انکھ اٹھا
آندھی سے اگر محفوظ رہا بجسلی نے جلا کر خاک کیا

گھلے جہنم نے جاہاں تھا بلبل کے ترنم پر سننا !
اپنی بھی قبائیں غارت کیں نکمت کا بھی پردہ جاک

دیکھا ہے یہی نزدیک ہوئی جس قوم کی بربادی کی گھڑی
اک قوم کو پہلے قدرت نے بے دانش و بے ادراک کیا

ذوق تھی شہنشاہ کی آگاہی جو سر کیلے گا مذہبی کیلئے

اے قائد اعظم تو نے بھی آرام بزر خاک کیا

قومی ترانہ

از جناب حفیظ الرحمن صاحب دہشت

گلشن میں جب کھیلوں نے چمک کر سچے منہ پکارا
مشرق پر خدانے آزادی کا انعام اتارا

رحمت کی برکھاتے پھولوں کا رنگ نہ بکھارا
سوزج کی کرنوں نے بھارت کی زلفوں کو سنوارا

سنسار چمک اٹھا سارا

کیا ہی پیارا دس ہمارا

اس دس میں میں یہ کیسے کیسے گیانی عالم وانا

سجتا ہے جن پر دنیا کی سرداری کا بانا

مہمان مسافر پر دسی اور اپنا بیگانہ

ہم نے سب کو پلایا اپنی محبت کا پیانا

مشرق کی امیدوں کا سہارا

کیا ہی اچھا دس ہمارا

لوہ بیا برما اتر میں تبت روس ہمارا

پچھم میں فارس کابل دکن میں سمندر لنگا

پرست کو دیکھو تو دنیا میں ہے سب اونچا

سر پر پرست کا تاج اور دامن میں چٹھے اور دیا

سونے چاندی کا گہوارا

کیا ہی پیارا دس ہمارا

کیسا فقرا فقرا جتنا اور گنگا کا پانی

دلی کی شان زالی کاشی کی آن سہانی

پیت کا بندہ دل کا بہادر ہے ہر منہ و نشانہ

جگ میں سوزج بنکے چمکتی ہے بھارت کی کہانی

دنیا کی آنکھوں کا مارا

کیا ہی پیارا دس ہمارا

صبح سویرے چڑیوں نے دھشت کا ترانہ گایا

پیٹھے پیٹھے لہجوں نے سوتوں کے من کو دکھایا

پھولوں نے سنسن کر آزادی کا پیغام سنایا

بھارت کے سپوتوں نے اپنی محنت کا پھل پایا

روشن ہے قمت کا ستارا

کیا ہی پیارا دس ہمارا

منہ و مسلم سکھ عیسائی سب تجھ میں سکھ پائیں

پریم کی برکھابر سے اور دل سے گھل ملی جائیں

ہمسائے کے بننے والے ہی تیری خیر منائیں

ناترخ کے لکھنے والے بھی تیرے ہی گن گائیں

بتنار ہے دولت کا دھارا

کیا ہی پیارا دس ہمارا

ہفت روزہ

قومی آواز کیلئے

ہر شہر اور قصبوں میں ذمہ دار

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

یہ ہفت روزہ اخبار پابندی وقت کے ساتھ ہر اتوار کی صبح کی شائع

ہوتا ہے۔

دفتر کا پتہ: پکا غزل، نبرا، پتہ: احمد علی، منڈی،
(دینور)

شیر خیمہ صالحہ ہول

۲۶۴ فیئر سیر روڈ متصل جنرل پوسٹ ٹاؤن علی

یہ ہول

لذیذ طعام اور ہر طرح کی صفائی اور فوری

خدمت کیلئے مشہور ہے

تشریف لائیے۔

اور ہمارے حسن و انتظام کی داد دیجئے

ڈلی دربار سٹیورٹ

پے ہاؤس روشن ٹاکنز کے سامنے تشریف لائی

جہاں پر آپ کو دودھ کی تازہ لسی اور

دہی، میٹھیاں، لیمن، چائے، سٹاپا اور نانگی

پوری حلوئے تیار ملنگے

خود تشریف لائیے

اور دوستوں اجابوں کو بھی لائیے

کیم گئے اس لئے کہ اس نام تک سے وہ اس
برطانیہ کے لئے بہت اہم ہیں وہ جنوبی افریقہ کے
مسیحی تفریق پر مبنی تھیں انھیں اٹھا سکتے تھے کہ اس
حکم انٹرنیشنل سوسائٹی کا قانون برطانیہ کے زیر
ہے اور پھر مشرق وسطیٰ میں فلسطین کی تقسیم اور
میں گورنر انجمن کا قیام بھی آج برطانیہ کی خارجہ
پالیسی کے اہم اجزاء ہیں مشغرات کو اس کی تائید
بھی کرتی ہے کہ اور بالآخر مشرق وسطیٰ اور
مشرق کی مستحکمات کو بحیثیت مجموعی مغربی پالیسی
سے وابستہ ہو جائے گا جہاں مشرقیوں نے غاصی
کوئی تک سے اسے ایک فوجی استحکام دیا ہے اور اسے
دن سویت روس سے جنگ کی حالت کہتے ہیں
ان حالات میں ہندوستان و پاکستان کا دو ٹوٹا
پر چاہئے کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے اور
کوئٹہ سے لے کر پشاور تک سب سے ان کے حوالے
کی خارجہ پالیسی میں ان کو بڑی جگہ ملے گی آزادی
ترقی اور خود مختاری کے جن وعدوں پر وہام سے
بے پناہ فریادیں کی گئی ہیں وہ اب اور کسی طرح
پوری کی جا نہیں سکتی گی۔

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے وہ اپنے
مول و ملک کا آپ ذمہ دار ہے اور ہندوستان پر اور
ماؤنٹ بیٹن کے طویل مذاکرات برطانیہ پر پریس میں
بیانات جی سے طعن قلعہ سے نہ بدین کو بند و آزاد
کو اس خاندانی کارکن کے لئے کی کوشش میں کوئی کسر
نہ اٹھا رکھی جاتی تھی۔ بہر حال یہ بیانات جی پھر کریں
گئے اور انھیں اس بات کا ثبوت ہے کہ اپنے تمام
اور برطانیہ کی وفاداری سے کسی ایک کو بھی نہیں
جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے مشرق وسطیٰ
سے برطانیہ کی افواج کے انڈیا، فلسطین کی مکمل آزادی
اور عرب حکومت کے قیام پر عرب کی افواج میں
اپنے خبریوں کی باعزت زندگی کا بار اہمیت
رہے ہیں پاکستان کی باعزت زندگی کا دار
مدار بھی مشرق وسطیٰ کی آزادی پر ہے۔ پھر ہم
بین الاقوامی سیاست میں غیر جانبدار رہنے پر
زور دے چکے ہیں۔

لہذا مشرق وسطیٰ میں ان کو برطانیہ کا بڑا ہتھیار
کاغذ پر نہیں کوئی ایسا معاہدہ کرنے کا اختیار نہیں
ہو چکا ہے قومی اور ملکی اتحاد اور ہمارے تمام کی
خود مختاری کے خلاف ہونی چاہئے کہ امن و صلح سے
باہر رہ کر بھی عزت طلبتہ سے زندہ رہ سکتے ہیں

سرفت روزہ
قومی آواز میں
جنبہ دیگر اٹلی تجارت
کوفتہ دیئے

۱۰۔ کھیت میں رہا دو روزہ زراعت میں انوی
یہ امر تو بعض ذرا ناگوار ہے۔ کیا کہ برطانیہ
برصغیر کا اجارہ تھا کھیت مقامی باشندوں کے ہاتھ میں
نہ تھا انھوں نے اسے اپنا عرصہ حیات بنا کر رکھا ہے
میں بھی بڑی باعزت برطانوی برطانوی تاجروں
میں اصل چول اور تھاق کے خلاف ہے اور اپنی
خود مختاری کے لئے تیار تھا چاہے مشرق
میں مشرقی لیبیا اور مغربی یورپ پر ان کی چال
نہ ہو اور انھیں برطانیہ کے لئے نہ ہو کہ ان
دیں کے ساتھ نہ ہو کہ ان کے ساتھ نہ ہو کہ ان
کو اپنے دھڑا سنا شروع کیا۔ اس پر پوری ہے کہ
چوہدری اور ان کے امیر باہر سے نہ ہو کہ ان
کے نام کو دس سال تک اس ملک پر اپنا
تاج پڑھ رہے ہیں برطانیہ کی یہ باہر سے
بے مروتی کہ اس ملک کو اپنے لئے لے گیا ہے
لیکن وہ تو اس ملک کو اپنے لئے لے گیا ہے
میں اور اس کی پوری خریدنے پر تیار ہیں میں
ہمارے حصہ نہ اپنے پر دیا گیا ہے پھر
اور برطانیہ کی صنعت میں اتنی سخت نہیں کہ وہ
کے یہ نام۔ پوری کر سکتے۔ لہذا انھیں یہ کہہ
کہ ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا ان کو اس سلسلے میں
اتحاد ہے انہیں یہ بھی ہے۔ یہ سلسلہ کچھ سال
میں باہر سے لے کر گیا ہے برطانیہ مشرق کے جہاں
تیار نہ ہو کر دیا گیا تھا اور اس ملک میں مشرق
لیجے۔ اس سلسلے میں پاکستان کی کوئی کسر
دے گا خوار ہو گیا اور ضرور اسے یہ بھی
دیکھ کر ملک سے بات چیت شروع ہو گا تو
کچھ تو اس کے معاملے میں پھر پھر دیکھ کر اس کا
اور یہ سبھی ضرور اس کے لئے غاصی دور رہی
ہو گی۔

برطانیہ کے ان تجارتی مصالح کو پیش نظر
رکھنا چاہئے۔ یہ ہر فارغ جہاں ایسی کے متعلق مشرق
میں سامان و دیگر سامان پر تفرقہ فرماتے ہوئے
کہ ان کو ہم مغربی یورپ سے ہرگز نہیں دے سکتے اس کا
داررست تعلق مشرق وسطیٰ سے قائم کر رہے ہیں کہ ہم
انہی مغربی افریقی سلطنت کے وسیع دستوں کو
ستھال کر سکیں اگر ہم اپنی عظمت ان زمینیں
جن پر فرات سے تعاون و اشتراک کی راہ نکال
سکیں اگر ہم ہندوستان و پاکستان کے ساتھ
میں طرانیہ سے ٹھیک کر رہیں۔ اگر جنوب مشرق
ایشیا میں انہیں وقت در وقت ہوجائے تو یہ ملک
ذرا سی بدنامی کے بعد ہم مشرق و مغرب کے مابین
سب سے بڑی قوت اور طاقت ہو سکتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو کامن ویلتھ کے ہم درکن
کرنے سارے وسائل برطانیہ کو دینا کی عظیم الشان
طاقت بنانے کے لئے وقف کر دینے میں ہے
انھیں سب سے پہلے برطانیہ کو امریکی ڈالر کی
موجودہ محتاجی سے نکلانے میں مدد بخانی
وہ مغربی امرت کی آزادی کے حق میں کچھ نہ کہ

کیا محکوم ممالک میں بغاوت کی آگ نظام کی ناکامی کا نتیجہ ہے
نوا ابادیات کے باشندے تشدد پر آمادہ کیوں ہوئے

بہل جگ عظیم دراصل مقبوضات اور تجارتی مندوبوں کے لئے لڑائی تھی مگر یہ دوسری بات ہے اس وقت بھی امریکہ برطانیہ اور فرانس
نے حکم الہی نے جبروت اور آزادی کے گھر سے نکالے تھے چنانچہ اس جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کے نام سے عالمی امن کے لئے بین الاقوامی
دوست بنایا گیا اور اس ادارے نے طمانی تمام ممالک کو زیر بس مرغانہ اور اس کے جاگیرداروں اور غلاموں کو سے دیا جنہیں اپنے دعوؤں کے مطابق
گزار دے ان ممبرداروں نے جو اصول کے تحت یہ آزاد کر دیا تھا لیگ کے اسی کارنامے سے متاثر ہو کر غلاموں کو آزاد کر دیا تھا
بہر تقیم قبور اچھستے کما ختم اند

یہ کہہ کر اپنے ملاک و قوم کے غداروں کی طرف
 نازی اور فاشی فوجوں کو دعوت دے کر
 ان کے ساتھ ان کو سرحد دی گئیں۔
 بعد ازاں صدر خانہ میں ہتھیار رکھنے کے
 خلاف ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ ان کی قیادت میں
 گروہ کو انتخابات میں شرکت ہو گئی دوسری
 بات یہ کہ میر گورنمنٹ نے بعد میں اپنے
 وعدے پورے نہیں کئے۔ ڈالسن بھی
 قدارت پسند نظر آیا ہو چکے تھے۔ اریٹ
 کی فوجی طاقت اور وسیع ذرائع جو
 دنیا کی تعمیر جدید میں بڑی مدد دے سکتے
 تھے بلاؤک کوئی خلیج، اور جمہور دشمن
 عناصر کے ہتھے چڑھ گئے۔ لہذا نہ
 ملاک کو بدستور غلام رکھنے کے لئے
 بین الاقوامی لیگروں کی جو توقعات تھیں
 ہو چکی تھیں پھر بڑھنے لگیں۔

در اصل یعنی ماحول کفایت و برپایی
سلامت بین همسایگان و فرشتگان کائنات
مستند سورتی ،

تویسی کونسل

لیکن استقامت پرستوں کی یہ خواہشات
ابھی پوری طرح منظم و پرامن آئی تھیں اور
سارے دنیا کے عوام اور عیسوی رست پسندوں
کو یقین تھا کہ اس رتبہ پہنچنے اتمام سب
سے پہلے ان ممالک کی تھو خفگی کا کوئی
بندوبست نہ کرے گا۔

حمزہ پر ادا لقا غالبیاد رہا جانے
 مقصد جمایا تھا اور دوسرے وہ حمزہ پر برطانیہ
 فرانس اور ہالینڈ کے ساتھ جنگ عظیم کے بعد
 ایک آف نیشنل کنسٹریٹ سے ملے ہوئے
 تھے جو ان نے کوہ پامیر اور نجد پر بار بار
 کیا تھا اور اعلیٰ کے مقبوضات پر اسی
 اور ہالینڈ اور سوڈان کے ساتھ مل کر تھے۔

سوز و گداز میں اس ادارہ کے بانیوں
میں سب سے آگے آگے تھا
علاوہ ازیں اس جنگ کے دوران
میں تقریباً سبھی مالک میں لڑنے والے
جو ہم نے بیس سالہ تجربے کی روشنی اور
تعلیم کی امداد سے اپنے اپنے ملک
کے ان و باہر کو گزرا اور بعض صورتوں میں
مالک کے لیے دست و پا کر دیا جو اچھا تجارت
اور انی منافع اور اچھی پولس و ملے کے لیے
دبا کو آگ و خون کی دوزخ میں ڈھکیچے آگے
تھے جنگ کے فوراً ہی بعد مشرق میں چینی
برائے فائدہ کا اور فزوں اختیار برما،
ہندوستان اور پاکستان کی آزادی دیتے
نام اور انڈونیشیا میں جمہوریت پسندوں
کی جدوجہد شدہ حکومت کے اسی
مغور سے منتقل تھی۔

عبدالغفور صاحبی ملک کارخانہ پنج

تجربہ حاصل کرنے جیسے ہمارا وہ مکارانہ جوٹا
ملنے ان کو اندر کا کالاج دے کر ترکوں سے
لڑادیا اور جنگ ختم ہونے کا سب پرانی
بالاد کی منسلط کردی جا بجز اس جنگ کے
بعد عرب تو اس بالادستی کو ختم کرنے پر
بالکل تلگئے معرب سے آگے آگے تھا
دادی یمن کا اتحاد معاہدہ ستارہ کا حاتمہ
گوٹافوچ کاموسے عینہ جنگ کے ختم ہوتے
کا یہ تمام مطالبے بڑی شدت سے
اپنے

اور صوبہ کا نقشہ ہی بہ لئے گیا
عسکان کے محکوم اور پس ماندہ علاقہ سپنا
تو منظم مقام نے جو صوبہ کے ساتھ ان
تمام عناصر کو ہی اپنے ملک سے باہر
جو ملک و جاہنوں میں رہتا ہے انہی کے لئے

اس قیم کو توں فصل دینے کے ہے۔ ملک
والوں نے جانہ بہ شہزادہ کے جسم کے قطعہ سے
آزاد شدہ برطانیہ فرانس وغیرہ کو بطور مائت
دستہ جارہے ہیں تاکہ یہ ترقی یافتہ ممالق ان
کا نظم و نسق اچھی طرح جلا سکیں گویا استعمار پر
لند ملک کے قبضے میں جو مالک پیسے سے
بیتے دو جوں کے ترون سے اور ملک
کے بود جسم کے معوضات ہی آپس میں
قیم کوئی گیتی

ان محکوم ممالک کے محکوم باشندے
 بیسوں تک ترقی یافتہ سفید فام طاقتوں
 کے استبداد کے نیچے دبے رہے نظم و نسق
 چلانے کے ہمارے تین صدہ ممالک کی لوٹ
 ہمارے اس لوٹ کھسوٹ نالینیت اور کھٹا
 کے دشمن نظام کو ختم دیا اور دنیا کو ایک بار پھر
 پہلی جنگ سے کہیں زیادہ ہوشیار کرنے کا
 ثبوت کیا اور کہیں زیادہ بلاخیز طوفان سے
 نبرد آزما ہو جائے گا۔

مجدد الزمک تاریخ عالم کی خزینہ
 تربی جنگ کرہ ارض کو عمل خون دہی رہی
 لیکن اس جنگ اور گندہ جنگ میں ملک
 میں فرق تھا اس مرتبہ دینا کے عوام خصوصاً
 وہ اقوام جن کو سابقہ جنگ اور استعماریت نے
 ملک کے دعوہ و مانتاج تجربہ تھا آسانی
 سے فریب کھانے کے لئے تیار نہ تھے بھر
 پھیل جنگ میں رویت اور اس ایک گزور
 عرب اور یہ ہاندہ فریب کی حیثیت سے
 جرمی کا آلہ کار تھا اب کی مرتبہ یہ جرم
 انسانیت اور اعلیٰ مانتاج انسانیت کا سبک
 زندہ مخالف کی حیثیت سے مہمان بن
 آیا پھیل مرتبہ جب بین الاقوامی امن کا اعلان
 بنا تو اس کا کہنا تذکرہ نہ تھا اس مرتبہ

مملوکہ دنیا کی وسعت کا اندازہ اس مقصد
کی مدد سے ہم باہمی نگاہاں ملانے کے لئے
برطانیہ فرانسہ لندہ اور بلجیئم کے مقبوضہ
کے علاقوں کی آبادی کو درختوں کی شاخوں کے
مقبوضات ان کے علاوہ جن ملک مملوکہ دنیا
سندھ و گجرات جب اس کا نقشہ میں سما
سندھ و گجرات کے بندوں و کالے کی کہ بھینے
جنگ عظیم کے بعد برطانیہ عالم کو حاکم
قوتوں کی قومیت میں دے دیا گیا تھا اور
پھر کسی نے نہیں پوچھا کہ ان کی موجودہ آزادی
کا کیا حشر تھا اس طرح اس وقت پھر ایک قومیت
کو اس کی قومیت ہم صرف دشمن ممالک میں
الٹا لپٹا کر دیا جا رہا ہے مقبوضات دے
دی جا رہی اور خود برطانیہ اور اس کے ساتھی
بندہ کے قبضے میں جو علاقے ہیں ان کے بارے
میں ملکی اقوام کچھ نہ کہہ سکتی ہے نہ ان کے
مداخلات میں کسی مداخلت کی گواہی ہے
خاموش کہ الٹا ہی حکومت کی جانب
سے جو شدید بد امت پسندوں پر جوشاہیت
سندھ اور ملک گیر ہے انسانییت موز جرم پر
سندھ و تمام مملوکہ کی ہوا یا شرمناک وہ
غیر منصفہ اور بڑا مفلحہ خیر تھا۔

تولیدی نظام کا مقصد :

مگر آپ کی اسان فرانس کو کانفرنس میں بھیج
لیجے کہ آئین شریعتی یعنی خانہ بدوشی پر مبنیہ کے
اس میں روپیہ بریڈی لے دے ہوئی روس اور
چین دو ملکی ممالک اس کانفرنس میں ایسے
ہوئے جسکی اپنی کوئی مضبوطی نہ تھی۔
خانہ بدوشی نے ہندوستان میں کیا کہ بین الاقوامی
توقیفی نظام دنیا کے تمام ممالک کو اپنی
مگر اپنی قانونیت میں لے لے۔ انھیں اقوام
ایک توقیفی کونسل قائم کرے اور یہ کونسل جلد
اور جلد ان علاقوں میں مکمل خود مختار حکومت
قائم کریں گی ان ملک بھلائے دھین اور
سریٹ روس کے مابین اگر مائگرم بحث
ہوئی رہی بالآخر ملے بابا کہ توقیفی نظام
کے حسب ذیل مقاصد ہو جائے

دہریہ تو بہت علاقوں کے باشندوں
کی سیاسی معاشی اور تعلیمی ترقی کو فروغ
دینا اور ممکنہ نیز ممکنہ علاقوں کے مقام
کی خواہشات کے مطابق اس کی آزادی
اور خود مختاری کی منزل تک پہنچاتا
(۲۰) ہیں اور سوچے اوس پر نہ کہ حفاظتی
کولنس کے رکن ہیں لہذا وہ بھی تو بہت کوشش
کے لئے ہوں گے

(۳) جو کہیں مالک جنگی نقطہ نگاہ سے
اس میں شہر واقع نہ لے کر نظر فرمائی
کونسی زمینگراںی جلائیگی۔
وہا تو زمین کونسی کو حق حاصل ہوگا کہ زیر
توسلہ علاقوں کا ساتھ کر سکے اور غلبہ

اسرارِ زمین کے باشندے ان تمام
صوفیوں ہی ایک لمحہ سچی امن کا سامنا نہیں
کے لیے جہاں عزت ہے کہ وہ دنیا کی حالت بدوہ

ادارہ اوقاف بمحکمہ کے تمام دنیا
میں امن قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا مگر
اس تبلیغ حقیقت کا علم سمجھ کر وہ کہ
مجلس اتحادی اوقاف کا مفید حقیقی بولہ
سہی ہو گا ۱۰۲ تک اس کے روپر دھتے
شناز مہ سالک آئے ہیں ان میں سے وہ
کئی ایک کو بھی ملے کرنے میں کامیاب نہیں
ہوئی مطلقاً کثیر، برہن، اور اس طرح
کے متحدہ دیگر سالک ہیں مجلس اتحادی اوقاف
کا ناکامی نہیں اسکی طرف سے قطعی طور پر
ناپسند کے ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ
اس پر سامعین طاقتوں کا قبضہ ہے اور
پورے ۱۰۲ - ۱۰۱ - او - لیکن ادارہ اوقاف
معدہ برس مروجی چھاتے چھاتے ہیں
ان کے باہمی جھگڑے، ناتائیں، بوس
اقتدار، اور ڈبل میاں اس نوع کی
میں کردہ خود اپنے باہمی جھگڑوں کے
ملے کر ختم سے فاصلہ نہیں بھر وہ دوسروں
کا نزاع کا مفید کیا کر سکے ہیں کہیں ہم
اسکی طرف سے ناپسند ہوتے ہوئے
تمام انسانی سالک سے کہیں کے کردہ

آواز
بارہ روپے
چھ روپے
تین روپے

یہ بیچنے والے ملک کے عوام کے لئے نعمت
والی سرکاری تھے اور دراصل ان مالک ہیں
تحتیماً جس کے ان کو آزادی اور خود مختاری کی
جو پرستندہ تھی اس کی شروع ہوئی ان کا
مناہ کی سبب ہی ہے کہ مجلس اقوام سے
جو توقعات تھیں یہاں تک کہ شرمناک دیے
ارکیکہ کی درجہ حمایت اور شناخت پرستی کی
ملکت ملی پر قائم رہنے کی وجہ سے ختم ہوئی
خاصی صورت نام اندوختیا سے عام حالات
کو کئی ہندوستان اور ہر اس کو ایک آزادی
اسی انتہا کو پہنچی کہ اس کی آزادی دیتے ہی
نہی بڑا اور رضا کے محکوموں نے عام طور پر
لے کر مبارک پر امن طریقہ سے آزادی دینے
کی اب کوئی امید نہیں رہی وہ آزادی کی
امیدیں جو اب ان سے ٹوٹے تھے اب انہوں
میں وہ تو جوں کا توڑ ان عاصفوں کے
خلاف مڑ دیا جو اب ان کی جگہ خود حاکم

سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بارہ روپیے
چھ روپیے
تین روپیے
بہت قیمتی پرچیہ

اقتدار پرستوں کی بازیگاہ

بِسْمِ الْمُقَدَّسِ — مُسْلِمَانِ عَالَمِ الْمُحَاقِقَةِ أَوَّلِ

جو ۳۳ صدیوں میں اکٹھا رہ مرتبہ تعمیر ہو !!

جس پر مذاہب کی تبدیلی کے جو دہ دور گذرے ہیں اسے

لے کر فروری کو روانہ ہوئے۔ گزشتہ سال کا اور بڑا بھاری
 وزنی کے ساتھ تھا کہ سترہ سو پانچ سو پانچ سو پانچ
 ہزار اس کے فتح کے سرشار اور ان سو سو پانچ سو
 سرکھا تھا اور خیر کا کھانا کہ جو بھاری
 کے لیے تھے۔ وہاں سے لے کر کہا اس ملک
 پر آخر تک اس کے لیے قتل ہوئے لیکن وہی
 بد سے جوہر سال کے لیے نہیں ہوتے تھے کہ وہ
 ہر سال کے لیے ان کو شکست دے کر پیڑیا
 سترہ سو اس حضرت عمر نے حضور نے صحابہ
 کے لیے اس مقدس شہر کو فتح کر لیا اس
 فتح کے بعد حضرت عمر نے عیسائیوں کو گرجاؤں
 میں آسانی سے عبادت کرنے کی اجازت دی
 جو وہاں تک عظیم تھا برطانیہ کے قبضہ
 سے پہلے تک جاری رہا اس موقع پر مسلمانوں
 اور عیسائیوں میں ایک عہدہ ہوا تھا جسکی روئے
 لے کر تھا کہ بہت اچھا تھا اس میں آج کے
 گرجا میں نہیں تھا جسے مسلمانوں نے اس
 کے سامنے اور سر کی ٹانگ میں مسلمانوں کی ناپسند
 نہیں کر سکتے۔

اس طرح کے بدعقبت عیسائی بہت کم ہیں
ہیں۔ دوسرے تمام زلیاں تقاریر محمد مرزا کی
نہاد کا تھا اس کا جواب دہی کرتے ہیں۔
مسلک نہ مسجد محمدیہ ختم ہوئی اور اس پر ملک
کی حالت سالہا سالہ بدعقبت اور فساد میں

سب ہی اسم تاد بچلے اور سیاسی تبدیلیاں
ہوئی تھیں۔ سنہ ۱۹۲۲ء سب ہی اسم کے مشن
سے مہا بھلا نے ملتان کے خلاف صلیبی
شروع کیا اور دو صدی تک جاری رکھیں
دیبا بھلا نے ان جنگوں نے دو معاہدہ تھے
پہلے ایک تو یہ کہ میاں تھاکر کے مہا بھلا
کے زبانت سے جانیں محفوظ ہوں دوسرے
فلسطین پر میاں حکومت قائم ہو بعد میں فلسطین
اور مصر بھی ان کے حصہ آئے۔ آج کے
اور سب سمٹ مار کوں کے وہ بھی جلاں نکلا
وہ آخری جدوجہد میں ہی نہ کر لے
صلیبی جنگوں کو دماغی جنگوں میں تبدیل کر دیا
صلیبی جنگوں کے آغاز کا سبب میاں
مورخوں نے یہ بتایا کہ جب مسیحیوں نے
فلسطین پر قبضہ لیا تو مسلمانوں کے لئے
مشکل اور خطرناک ہو گیا اس بنا پر وہ
پہنائی اور پردہ پر مٹ نے مسلمانوں کے
خلاف ہمارا اعلان کر دیا انا اس
بکار کو نشانوں اور علامتوں کیان اصیت
دی

خانمہ دلاور علیا اور بیگم شام
 میں ایک صلیب کے کا ایک غیر نظم انہو
 کے ساتھ غلطی کی جانب دو انہو سے
 اس انہو میں صلیب کے ساتھ دو سے اور
 کوئی نظم یہاں تک کہ یہ انہو کے ساتھ
 انہو کے ساتھ کیا ہے کیا ہے کیا ہے

میں سے ہونے کا رخا ہے نہیں اس سے۔ اے ایل
دوری بجا باد ہے اس کا ابتدائی قدم نام
جیسے ہے جس سے انگیزا ہے یہ شمس کے ہیں
جس کا تلفظ جود زلم ہے حاصل میں جبرانی
لفظ ہے۔

مبیت المقدس کی تحقیر تاریخ
یوں خاص کی تاریخِ نبوت پر آئی ہے اور
پھر ناپاک انسانوں کی بے ایمانی اور
۲۳ صدی کا برا اسلوب بتایا ہے
تاریخ کے اندھیلوں یعنی واقعات
کی اہم کڑیوں کو ٹوٹا ماری دسترس سے باہر
ہے اس سے ان واقعات کا دورِ گھبراہٹ
سے البتہ مسئلہ سے اس منہ کے واقعات مربوط
اور مضبوط حقیقت میں ہمارے سامنے آتے ہیں
صحابیوں کا فائدہ ہے کہ اس سنہ میں حضرت
صبا کو سولی پر چڑھا لگا

سلسلہ دو میں سنت باہی نے علیا بیکت
 جملہ کرنے کے بعد اس شہر کی زیارت کی سنتنا ہ
 طوطا سونے سے لکھا گیا ہے وہاں سے وہ شہر
 فتح کر کے اس کے بعد توتاہنشی کر دیا
 سیکل کو بیچ دیا بیس اکھڑ دیا اور اس مقام
 پر لپٹا ہوا دے نا اس کا نام دشتا نامک
 بھیجی باقی نہ رہے اس کے بعد شہنشاہ بدوہنی کا
 زمانہ آیا سنتنا ہی اس نے اس کا نام بھیج دیا
 دیا پہلے اس کا نام اہلدار کا مگر بعد میں کیو بیٹا قرار
 دیا قریب دو سو سال تک پھر اس محلہ میں مقام
 کی تاریخ گمانی کے بعد وہاں میں چھپا ہوا ہے
 لیکن سلسلہ دو میں علیا بیکت نام کہہ کر شہر
 اور علیا نڈو میں کر کے گئے اس کے بعد وہ زمین
 پھر خاوشن ہو گئے اور سرزمین بدوہنی کو لیا
 اب واقعہ دشتا بہنشی کا اسم کا ذکر مل رہا ہے تاہن

لی توجہ محترمہ الفاضلہ برہمچاریہ کے لیے
 اس کا محض نام کو یہ مدنی توجہ ہے میں مرتبہ
 اس کا محض نام کو یہ مدنی توجہ ہے میں مرتبہ
 دوبارہ توجہ کی کیا سخت نظر آ رہا ہے میں مرتبہ
 محض حکومت میں اس کا ایک سیاست
 بجائی گئی ہے وہ رہا ہے محض ایک سیاست
 باقاعدہ نہ تھی، محض یہی حقیقت ہے کہ اس پر
 جو دور کا صوبہ کی تبدیلی کے گزر رہے ہیں یعنی
 اس کے باشندوں کو جو مرتبہ اپنا آبائی
 صوبہ ترک کر رہا ہے اختیار کرنا پڑا ہے
 ان پر ایسا بھی زمانہ نہ رہا ہے جب اس کی سرپر
 دار یاں پاٹ دیا گیا تھا اور اس کے علی
 کو جو ان اور عارضوں کو ترخا کر دیا گیا ہے اس
 کے باشندوں کو بار بار تلوار کا بانی بنا کے
 موت کا گھاٹ ڈال دیا گیا ہے لیکن ابھی
 بیت المقدس اپنی جگہ بر قائم ہے اس کی
 مدد فرمائی ہے اس نے وہ سچے ارادے پر
 ہمیشہ باقی رہے گا

دنیا میں کوئی ایسا مقام نہیں جس نے
۲۳ صدی سے اسی کفر کے ساتھ آرام و انکسار
دیکھے اور برادری کے ہونے

سب سے مقدس کا محل وقوع
سب سے مقدس ایک بیابان صہیون پر
واقع ہے جو بحرہٴ مدیہ کی سطح سے ۲۷۰۰ فٹ
اور جبل صدارت کی سطح اب سے ۲۸۰۰ فٹ
کے بلندی پر ہے۔ نام نہاد اسرائیلی حکومت
کے دارالسلطنت تل ابیب سے اس کا فاصلہ
۲۰ میل ہے۔ اور فلسطین کی عرب حکومت جو حال
۴۰ میل فاصلہ پر ہے، دارالسلطنت غزہ سے
۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔
مسنجیدہ بندرگاہ جہاں شیلی صاف کھرے

آج مجھ دنیا کی گناہوں سے پاک و مبرا ہوں
 فی طرف لگی ہوئی ہیں جو تاریں خانہ کے قریب
 زمینی سفروں میں نمود کیا جاتا ہے عرب میں
 برس و رفت کوئی ایسا مقام نہیں ہے کہ اس
 کھلی دنیا کے ساتھ تلف ہو سکے جو
 اس کے غیب میں چلے ہوں
 آج ہی اس سرزمین کے آغوش
 میں طرزیں انقلاب پر استوار ہیں اور
 رہ جائے زمانہ کا ایک نئی سی کوٹ ہے یہ تھنہ
 کبار و حجابیں و درگاہ اور خون کا ایسا کوہ
 اس فضاں صلب پر ہے جو اسے انعام کو ہے
 خوں کے لبث میں ہے ۔

آزمین مار زمین کو کھجور میں تنک بیکاری
 لگا سا نادر ہا مگر اس کے ابد و دنیا میں کوئی بل
 اسہیں آیا اس قوم نے اسے وزیر بنو کر دیا
 جبکہ اس نے پہلے انتہا خدمت انجام دی تھی
 مگر اس کے عزم استقامت میں ذرہ بھی
 فرق نہیں آیا وہ ہر بار رعایت کا مقابلہ کرتا
 رہا اور آخر اسی کشمکش میں اس کو ہنا سے
 سدا ہو گیا۔

آج ہم میں پہنچا ہے مگر مارے
دل اس کے لئے بوجھل ہیں غریب عام
سنا کہ غم میں سو گوار ہیں اور ہندوستان
ہے ایک ایسے مزار اور حوی فراخ کا لوگ
یاد مل ہے جس نے انہاں بچہ ہندستان
رستہ کر دیا جسکی زندگی کا پلہ مار دھنکا
خدمت کے لئے وقف رہا اور جسے ملک کی
میں مین قرار عداستان تمام دیں جو بہت
اصنافی انجام دے سکتے ہیں ۔

افسانے چند رنگا

از حجاب "مس" (نقوی)

وہ نورانی اور ختم کب تک نہ دیکھا
کر دیکھو۔ میں نے محرومی داخل ہو کر اس
بڑی بڑی کڑی پرستش سے کہا۔ "اب
تو تپتی برساتے دایں آتے ایک حرم
گزر چکا۔"

میں لوگوں سے تو میری طرح نہالی
ہے۔ نور نے کتاب ہاتھ سے رکھتے ہوئے
کہا۔ "میں اس وقت تک شادی نہ کروں گا
جب تک منہ کستان آزاد نہ ہوگا۔ شا
تم ہے!"

یہ اوش چائنگ بائیں ڈیسر کا کچھ سے
باہر بیٹا۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا۔
"پس بیٹے! کسا پویش ہے اور کھائی؟
آخر میں ہی تو سونو!"

وہ اپنے سینہ پر ہلکی ہلکی سانسوں اور اس نے کہا
"اگر ایسا ایک واقعہ نظر سے گزرا کہ نقش
کو نقش کا الجھن ہو گیا۔ اور میری زندگی سانس
لے کر لے۔" وہ منہ رٹا کہ بات حلقی نہیں
جاتی۔

"حیدر لٹا" میں نے کڑی سے اچھلتے
ہوئے کہا۔ "تو یہ کچھ آپ عاشقی کر رہے ہو
میں یہ بات نہیں۔" اور بڑی سنجیدگی سے
لوے۔ "میں تو قوی فوج کی ایک رٹا کا۔
خاکوں کا ذکر کر رہا تھا۔"

وہ میں ہی تو سونو، میں نے کہا۔
میں، میں۔ "میں کے ختم کے لئے بڑا کچھ
چاہیے۔"

"مجھے سب بتا سکتے آپ یہ سب دیکھ کر
ہے اور حقیقت عاشقی" میں نے کڑی سے
اچھلتے ہوئے کہا اور دروازہ کا رخ کیا۔
"میں اب تم لوگوں نے مری حیرت نکالا
انہوں نے ڈانٹ کر کہا۔ "بھو! بسنا
پڑے گا۔ مگر کسی اور سے نہ کہا۔"

"ابھی سے وعدہ نہیں ہو سکتا۔" میں نے
بٹھتے ہوئے کہا۔ "میں جیسی بات ہو گی دیکھا
جائے گا۔"

"خیر، اور کھائی لوے۔" یہ آپ
بہتی رنگوں سے سرور ہو رہی ہے۔ "نیتا
جی سہانا، چند بوس کا آدہ پہلا جھپٹا ہوا
نہا۔ جس میں کچھ بڑا لٹا لٹا کے ہتھوڑی
قدی میں کھینچتے۔ اس کے ہاتھوں
مجھے ملنے لگتے دیکھا تھا اور حرم میں

حرم میں ہی اس نے ایک طرف سے
"سے سے سے" وہ جن کی کیفیت پیدا
کر رہی تھی۔ حرف جنابی کا انتخاب اور سب
وگ سے جینی سے ان کی رانگ ہے۔
تھے۔

ایک طرف میں بھی اپنے ساتھیوں کے
ساتھ اپنی طرف سے ہر ہر کرنے والے
رستہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ایک ایک
سے کسی نے ہر سے کا نہ سے ہر ہر دیکھتے
میں نے کچھ مڑتے ہوئے دیکھا تو
مجھے ایسا سلوم ہوا کہ جیسے میرے کچھ کا
دوست چاند کو کھڑا ہوا سکرا رہا ہے۔

وہ اسے اپنے دیکھ کر وہ سب حیدر تو
سینہ پر اپنی مانتا ہے ساتھ ساتھ اسے
مکان میں رہ کر مانتا تھا۔ ہاں خوب یاد آیا۔
اس کے چپا چپا شکا ہر میں تجارت کرنے کے
میں نے پوچھا۔ "تم دونوں اسی سال
انٹرنیشن کا امتحان دینے والے تھے۔
اور تم نے چاند کے بچے سے پیرود کر
اپنا حال کر لیا تھا۔"

"اور امتحان میں میں میں جیت گیا!
کیوں؟"
اور کھائی لوے۔

ہاں، ہاں وہی چاند مگر کچھ ایسا
آنکھوں پریشان نہ ہو سکا۔ اور میں اسے
پہچاننے کی کوشش کرنے لگا۔

مجھے اس پس دیش میں دیکھ کر وہ
خود ہوا۔ "اے مجھے! اور پہچاننا نہیں کیا؟"
"چاند اسے تو یہاں کیجئے؟" میں نے
پوچھا اور ہم ایک دوسرے سے بھل کر ہر
ہم اچھے ملے ہیں نہ کیجئے کہ "ہے ہر
اور "خیتا ہی زندہ باد" کے نعروں سے مجھے
گر لپٹے گا اور ہر بات کرنے کا وعدہ کرتے
ہوئے ہم بھی اس طرف متوجہ ہو گئے۔

نیتا جی کی تعریف ہوئی اور پھر ہنساؤں
اور فوجی اسٹریٹ میں کھینچ رہی ہیں اور
حرف زندہ باد کی بات آئی۔ مجھے اس آب
نیتا جی سے ہمارے ساتھ ان تاریکی واقعات
کو ہر اس کا فریاد تھا۔ مگر اتنا کچھ جانتے
ہوئے کہ یہ سب اور سب ہر اس کا فریاد
حلقہ سے دیکھتے تھے کہ ایک ایک در سے

کے طرف سے پیادے نظر آتے ہیں۔ انہیں
مہر۔ مسلمانوں کو ایک دوسرے سے
چھڑکے تھے دیکھا ہے۔ (میں آنکھوں
سے انہیں اپنا خون ایک دوسرے ایک۔
"سے سے خون میں ملاتے دیکھا۔ اور
پھر اس سے ہر طرف سے، جو مسلمان،
مہر۔ سکھ اور عیسائیوں کے خون کا مرکب
تھا۔ اور جس میں پوالی۔ پنجاب انجیل
اور اس دھڑکے کی آواز دھڑکی ہو رہی تھی۔
میں نے انہیں محروم وادہ کی ہر دستخط کرتے
ہوئے دیکھا۔

کیا وقت تھا وہ بھی، اندھ لٹدی
نے کر لیا۔ "کاش تاریخ پھر اپنے کو
دہرائی اور ہم دیے ہی ایک ہو کر اپنے
آپ کو مادہ وطن کا سپوت ثابت کرتے
ہوئے۔ یہ کہتے کہتے انکی آنکھوں میں۔
آنسو آ گئے۔"

اپنی وقت چھپانے کے لئے انہوں
نے سگریٹ سلگایا اور ایک لمبا کشا پیتے
ہوئے بولے۔ "عجب کی کاروائی ختم ہونے
پر چاند نے مجھے ساتھ چلنے کو کہا اور ہم
اس کے گھر پہنچ گئے۔"

پہلے اس کے مانتا تھا سے دعا سام
ہوا اور اس کے بعد ہم ادھر ادھر کی باتیں
کرتے ہوئے اس کے گھر سے خیرا مانتے۔
نقہ ڈال دیے کے بعد چاند کے ساتھ آئی اور
میں چاند کے پیچھے ہونے وہ سوال کر رہا تھا۔
جو بہت دیر سے میرے ذہن میں تھا۔

"وہ بھی چاند، تم تو ہمیشہ ملی خیر کو
کا زبردست مخالفت کرتے تھے۔ مگر آج
یہ کیا لپٹ کیسی؟"

میں پوچھا۔ "اتنی اہم اور۔
خیر، کاک خیر اور اس میں تھپا ہوا خط
پر دستخط کرنا میں تو محو طیرت سمجھ گیا۔"

"ہاں کھیا۔"
ایسی ہو جاتا ہے۔ "اس نے چاند
کا گھرٹ لینے ہوئے سنبھل گیا تھا۔
"یہ سب تمہاری ہونے والی کھاجی کی
خفا ہے۔ اور اب سیاسیات میں وہی
میری مرشد ہیں۔ حضور تھا اس کٹر کپا نکالا
میں تو وہ بڑا حق ہے ہی میں۔"

میری دلچسپی بڑھ گئی اور میں نے
کہا۔ "اور اسے بھی اس کے شقی تو تم سے
ابھی تک کچھ بتایا ہی نہیں۔" اور انہیں سے
کہا۔

"مجھے کتنا قوت، جب فرمت ہوتا؟"
اس نے جواب دیا۔ "میں خیر سب کا حاضر
میں۔" اسے میں میں۔ "چند رات نام ہے
اور نہ رات و رات کے لیے ہیں۔ وہ تم کو
ہی دیکھ رہے۔"

اور حجاب میں چاند تو یہ کیجئے۔ میں نے
کہا۔ "چاند کو چاند کی نام ہے مگر یہ ہونے والی
بات سے کیا مطلب؟"
اس کے شقی انہیں سے انہیں سے
سننا۔ "اور کھائی۔" چاند نے ایک ہاتھ
انہیں سے چہرہ بنا کر کہا۔ "پہلے تو اس کی کھیت
لڑا کی وجہ سے شادی ملتی ہوئی تھی۔ مگر
اب تو وہی کی قوم پرست کے ہر طرف کر
رکھتے۔"

"اچھا! میں نے مسٹر انڈیا انڈیا
کہا اگر جب کچھ دیر انتظار کر سکتے ہیں۔
جواب دیا تو میں نے یہ کہہ کر بات ختم کر
خبر انہیں سے پوچھ لی تھی۔ آپ نہیں بتاتے
نہیں۔"

"بالکل ٹھیک، یہی میری رائے ہے۔
اس نے سکھ کر کہا۔ "البتہ میرے حلقی
یہ ہے کہ اب میں قوی فوج میں بھرتی ہو
ہی گیا ہوں۔ کوشش یہ کرتا ہوں کہ حیدر
حیدر میں ان میں پوچھ کر اپنی فرائض پیش
کر سکوں۔"

"مگر ابھی تو نہیں بات ہو گی، چاند
میں نے کہا۔ "سکھائی کے لئے ایک کھیت
میرے سب سے بڑا۔ میں کوشش کر رہا ہوں
کہ میرے ہی پاس رہو۔"

"دھرم باقا ہو گی اور کھائی۔" اس نے
بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "میں ابھی سکھائی
سب حیدر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ مگر کچھ
کلشام کو حیدر آنا۔ ہمیں حیدر رٹا۔
دلچسپی سے مجھے طعنائت کرتے تھے۔"

دوسرے روز شام کو ہم اگلے حیدر
لٹا کے گھر پہنچے۔

آپ میرے بہت ہی پر خط و دست
میں۔ لیکن اسے سنا لی اور کلاس ملید و فریڈ
آپ کا نام ہے اور آپ میرے ہم
وطن ہیں جی۔"

مگر یہ حیدر نے جو مذاق کہہ دیا
تعارف کرتے ہوئے کہا تھا۔ "اور آپ
میں حیدر رٹا دیوی۔ آپ کی ہونے والی
کھاجی۔" اور باقی بٹھتے کے بعد ہم جی
ہوئے ہر کیز کے گریٹ گئے۔

بائی انسا دھرم باقا پر
لا خط فرایٹ

اور وہ
کو دنی دینا آپ کا
فرض ہے۔



کشمیر کے وزیر اعظم بخش جنگ کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔
مقامی آبادی ہمارے نوجوانوں سے دلی محبت کر رہی ہے



آزادی ہند کی جنگ کا ہیماک نقیب مسٹری . جی ہارنہ میں جس کے قلم کی طاقت سے
ہمیشہ کالج حکومت کا ابتدا رہا آج آغوش قابوت میں ابدی نیند سو رہا ہے

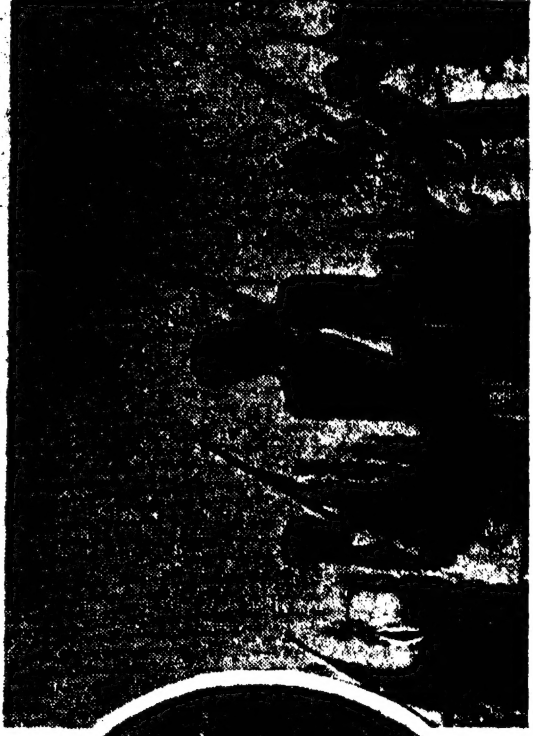


کشمیر میں ہندوستانی فوج کی کامیابی کے لئے دعائیں . کشمیر کی مدافعت کے لئے ہندوستانی سکھ سپہی ساتھ ہیں

THE DAUMI AWAZ

BOMBAY.

They Shall Never Die.



آزادی بیدار ہوتی ہے تو عورتیں بھی مہم ہوں گے۔ یہی نہیں کہیں کشمیر کی دلیر خواتین اس حقیقت کو ثابت کر رہی ہیں

کشمیری خواتین
آزادی بیدار ہوتی ہے



کشمیری خواتین مادر وطن کی آواز پر چڑھیں گی۔ ہمارے مقابلہ میں توپوں کی گرج سے محبت کرنے لگی ہیں

